بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۳

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم چہارشنبہ — قیمت ایک آنہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹۔ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کل دہلی تشریف لے گئیں۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب آپ کے ہمراہ ہیں۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ چار یوم کی رخصت پر چنڈی گیمپ تشریف لے گئے ہیں۔ اس عرصہ میں خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب قائم مقام ناظر اعلےٰ اور خان صاحب منشی برکت علی صاحب ناظر بیت المال کا کام کریں گے۔ ح م

جلد ۳۰ | ۲۱۔ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۳۔ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ ھ | ۲۱۔ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۸

روزنامہ الفضل قادیان — ۳۔ ماہ محرم سنہ ۱۳۶۱ھ

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک اور مولوی ثناء اللہ صاحب

گزشتہ پرچہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے اُس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف حضرت عیسٰے علیہ السلام کی ہتک کرنے کے متعلق کیا۔ ضد اور تعصب کی انتہا ہے۔ کہ مولوی صاحب یہ اعتراض اس وقت بھی کرنے سے نہ چوکے۔ جبکہ خود ایک مشہور مصنف پادری اکبر مسیح کے اعتراضات کے جواب کی کوئی اور صورت نہ پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسی علم کلام کی تقلید کرنے پر مجبور ہو چکے تھے۔ جس کے خلاف انہوں نے اب پھر اعتراض کیا ہے یعنی انہوں نے عیسائیوں کے اس ادعا کے رد میں کہ عصمت یعنی بے گناہی صرف حضرت مسیح کے لئے مخصوص ہے۔ انبیاء کو یہ بات حاصل نہ تھی۔ لکھا۔ کہ:۔

"مسیح سے بقول انجیل دو گناہ سرزد ہوئے۔ ایک شراب کی مجلس میں حاضر ہونا دُوسرا اپنی ماں کی تعظیم کرنے کی بجائے اس کو توہین آمیز لفظوں سے مخاطب کرنا"
(اہلحدیث ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء)

ظاہر ہے۔ کہ اگر عیسائی معترض کو اس کے مسلّمہ حوالوں کی بنا پر یہ جواب کے دینے سے کہ مسیح نے دو گناہ کئے "مسلمانوں اور عیسائیوں کے مشترک پیشوا یعنی حضرت عیسےٰ مسیح علیہ السلام" کی ہتک نہیں ہوتی۔ تو اس طرز کلام کے موجد پر عیسائیوں کے دُوسرے اعتراضات کو رد کرنے کی وجہ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک کا الزام بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب اس قدر احسان فراموش واقعہ ہوئے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدزبان عیسائی معترضین کے خلاف جو حربہ چلایا۔ اور جو خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت ہی کامیاب ثابت ہوا۔ خود اسی سے کام لیتے ہوئے بھی (گو نہایت بھونڈے طریق سے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اسی کی بنا پر اعتراض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ البتہ کھسیانے ہو کر ساتھ ہی لکھتے ہیں:۔

"ہم نے صاف لفظوں میں انجیل کا حوالہ دیا ہے۔ مگر مرزا صاحب کے اس فقرے میں انجیل کا حوالہ نہیں۔ کیا کوئی مرید مرزا صاحب خصوصاً اڈیٹر "الفضل" ہم کو انجیل کا وُہ مقام دکھا سکتا ہے جس سے مسیح کے حق میں یہ القاب قبیحہ ثابت ہوں۔ جو مرزا صاحب نے ان کے حق میں کہے ہیں"

مولوی صاحب نے ان سطور میں دُو باتیں پیش کی ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے جو الفاظ حضرت مسیح کی طرف منسوب کئے۔ ان کے ساتھ انجیل کا حوالہ دیا ہے۔ اس لئے وُہ باعث ہتک نہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجیل کا حوالہ نہیں دیا۔ اس لئے آپ نے جو الفاظ یسُوع مسیح کے متعلق لکھے۔ وُہ موجب ہتک ہیں۔ دوسری یہ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو الفاظ پیش کئے ہیں۔ وُہ انجیل سے دکھائے جائیں۔

پہلی بات کے متعلق گزارش ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب اصُولی رنگ میں یہ تحریر فرما دیا ہے۔ کہ آپ نے مسیح کے متعلق جو کچھ لکھا۔ محض اناجیل کے رو سے بطور الزام لکھا ہے۔ تو ہر ہر فقرہ کے ساتھ انجیل کا لفظ لکھنا ضروری نہ تھا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں

ما كتبنا من الاناجيل على سبيل الالزام وانا نكرم المسيح ونعلم انه كان تقيا ومن الانبياء الكرام (ترغیب المومنین ص۱۹)

یعنی ہم نے جو کچھ یسُوع مسیح کے متعلق لکھا یہ محض اناجیل کے رُو سے بطور الزام لکھا ہے۔ ورنہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت کرتے اور یہ جانتے ہیں کہ وُہ نہایت پاکباز انسان اور انبیاء کرام میں سے تھے:۔

یہ اصل پیش کر دینے کے بعد اس بات کی قطعاً ضرورت نہیں تھی کہ جہاں جہاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پادریوں کے جواب میں کوئی فقرہ مسیح کے متعلق لکھا۔ وہاں انجیل کا لفظ بھی لکھا جاتا۔ کیونکہ ہر عقل و سمجھ رکھنے والا انسان بآسانی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ یہ جواب اناجیل کی بنا پر اور مسلمات خصم کے رُو سے دیا جا رہا ہے۔ پس زیر بحث حوالہ کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مطالبہ کہ اس میں انجیل کا ذکر بتایا جائے معقولیت سے بالکل دُور ہے۔ ہاں اصولی طور پر ہم نے اسے پورا کر دیا ہے:۔

باقی رہی دُوسری بات کہ انجیل کا وُہ مقام پیش کیا جائے۔ جہاں مسیح کے متعلق اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ اس قسم کے الفاظ مختلف مقامات میں مسیح کے متعلق بطور اعتراض آئے ہیں۔ ذیل میں صرف ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ متی باب ۱۱ آیت ۱۹ میں لکھا ہے:۔

"ابن آدم (مسیح) کھاتا پیتا آیا۔ اور وُہ کہتے ہیں۔ دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی محصول لینے والوں اور گناہ گاروں کا یار"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ یسُوع مسیح کو ان کے مونہہ پر اس قسم کی باتیں کہی جاتی تھیں۔ اسی رنگ کے حوالوں کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان عیسائیوں پر جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات کے خلاف بہت ناپاک اور گندے الزامات لگائے ان کے یسُوع کا کچھ تھوڑا سا حال ظاہر کیا:۔

ان حالات اور واقعات کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگانا۔ کہ آپ نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مشترک پیشوا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور زیادہ افسوسناک اس لئے۔ کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اعتراض کرنے والوں کی نظر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کچھ بھی قدر نہیں۔ وہ عیسائیوں کو اس بات کی کھلی اجازت دیتے ہیں۔ کہ وُہ جو چاہیں کہتے رہیں۔ کیونکہ جب عیسائیوں کا منہ بند کرنے کے لئے جواب دیا جاتا ہے تو شور مچانے لگ جاتے ہیں۔ کہ عیسائیوں کے پیشوا کی ہتک ہو گئی ہے۔ مگر اپنے پیشوا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی کوئی پروا نہیں:۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ منٹگمری سے واپس آ گئے ہیں:۔

سرینگر میں تعمیر مسجد اور خدام الاحمدیہ کا فرض

مولوی عبدالواحد صاحب مسجد سرینگر (کشمیر) کی تعمیر کے لئے چندہ کی فراہمی کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ سرینگر جیسے مقام میں جماعت احمدیہ کی مسجد کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ موسم گرما میں زائرین سیر و تفریح کے لئے ایک معقول تعداد میں سرینگر جاتے ہیں۔ ان میں احمدی بھی ہوتے ہیں۔ اور غیر احمدی اور غیر مسلم بھی۔ اس لئے جماعت کے مرکز کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ احمدی احباب اپنے بھائیوں کے ساتھ مل سکیں۔ اور دیگر احباب سلسلہ کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام قائدین اور زعماء مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جس جگہ بھی مولوی صاحب موصوف تحصیل چندہ کی غرض سے تشریف لائیں۔ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا جائے۔ اور ہر ممکن مدد پہنچائی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش کے شروع میں بیرونی مجالس کو بذریعہ الفضل توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ آئندہ سال کے عہدہ داران کا انتخاب حسب قواعد دستور اساسی مجلس خدام الاحمدیہ ۱۴ ماہ فتح کو کیا جائے۔ اس ضمن میں ابھی بہت تھوڑی مجالس کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بقیہ مجالس کو دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ بہت جلد نئے سال کے عہدہ داران کا انتخاب کرا کر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کو دیں۔ تاکہ وہ اپنی رپورٹ کے ساتھ بصیغہ راز صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ کے نام ارسال فرمائیں۔ تا حال مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے انتخابات موصول ہوئے ہیں۔ جن کی منظوری کی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔

حیدرآباد دکن۔ لدھیانہ۔ سوگھڑہ۔ گجرات۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ داتا زید کا۔ کیرنگ۔ دنیا پور۔ جمشید پور۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ فیروز پور شہر

خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

"الفضل" کے معاونین

(۱) جناب ایم۔ اے باجوہ صاحب مہو کینٹ نے پندرہ روپیہ کی رقم بعض غیر احمدی معززین کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ارسال فرمائی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۲) جناب بابو قاسم دین صاحب سیالکوٹ نے ایک نیا خریدار مہیا فرمایا ہے۔

(۳) جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے ایک روپیہ اس لئے عنایت فرمایا ہے۔ کہ کسی مستحق غیر احمدی یا غیر مسلم کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔

ہم ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس اعانت کا بہت بڑا اجر عطا فرمائے۔ منیجر الفضل

کھال قربانی کی قیمت

اخبار الفضل مورخہ ۲۷/۱۲/۴۲ میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ کھال قربانی مرکزی مد ہے اور اس کا روپیہ کلیتہً مرکز میں آنا ضروری ہے۔ مگر اس وقت تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے کھالوں کی قیمت وصول ہوئی ہے۔ اس لئے پھر تاکیداً لکھا جاتا ہے۔ کہ جس قدر جلد ہو سکے قربانی کی کھالوں کی قیمت مرکز میں ارسال کی جائے۔ اس کو بلا اجازت نظارت بیت المال کسی مقامی ضرورت میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک برکت آسمان سے اترتی ہے

"میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ۔ اور اس خدا کو فراموش کر دو۔ جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے۔ کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو۔ اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو۔ مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا۔ مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو۔ کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہی کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے۔ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو۔ جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری ہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے۔ کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو۔ کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔" (کشتی نوح)

تحریک جدید میں چند فوجیوں کی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ قربانی

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جن کو فوجی کاموں کی وجہ سے نوکریاں ملی ہیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے ان کے لئے دنیوی فضل کا دروازہ کھولا ہے۔ وہ اسے روحانی دنیا کے لئے بھی کھولنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے شکریہ میں ایسی قربانیاں کریں۔ جو انہیں روحانی فضلوں کا وارث کر دیں۔"

سال ہشتم میں قربانی کا مطالبہ یہ ہے فرمایا۔ "ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ بلکہ ایسے بھی ہیں جو قریباً دو ماہ کی آمد کے برابر اس میں چندہ دیتے ہیں۔" اس سے ظاہر ہے۔ کہ کم سے کم ایک ماہ کی آمد سال ہشتم میں دینی چاہیئے۔

ذیل کے فوجی احباب نے قابل تعریف کام کیا ہے۔ انہوں نے ایک ایک دو دو بلکہ تین تین ماہ کی تنخواہ حضور کا خطبہ پڑھنے کے بعد پیش کر دی ہے۔ چنانچہ حوالدار شیر احمد صاحب نے اس سال کے لئے ۵۰ کا وعدہ کیا جو ان کی دو ماہ کی آمد کے برابر ہے۔

جمعدار غلام محمد صاحب نے اپنی ایک ماہ کی آمد ۷۵ دینے کا وعدہ کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی پچھلے گزشتہ سالوں کا بھی وعدہ کیا۔ جو خالی تھے۔ آپ نے لکھا کہ میں ماہوار قسط سے ایک سال کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گا۔

حوالدار عبدالمنان صاحب کا ایک ماہ کی آمد کا وعدہ ۳۰ ہے۔ اسی طرح حوالدار مختار احمد شاہ صاحب کا وعدہ ۳۰ ہے۔ جمعدار احمد صاحب کلرک ابھی ابھی ہوئے ہیں۔ پہلے آپ سپاہی تھے۔ آپ نے کلرکی کا چارج لینے پر لکھا۔ کہ میں تحریک جدید میں اپنی پوری تنخواہ دوں گا۔ کیونکہ حضور کا مطالبہ یہی ہے۔ محمد وقیع الزمان صاحب ۳۳ روپے دیں گے۔ جو ان کی تقریباً ۱/۲ ماہ کی تنخواہ ہے۔ آپ اس سے پہلے سالوں میں بھی اپنی آمد تقریباً ڈیڑھ ماہ کی ہر سال دیتے رہے ہیں۔ کہ حضور کا خطبہ پڑھ کر چار ماہ کی آمد کا وعدہ کر دیا۔ ہر فوجی کو چاہیئے کہ وہ سال ہشتم میں اتنی قربانی کرے۔ جو کم سے کم اس کی ایک ماہ کی آمد کے برابر ہو۔ یاد رہے کہ گو جلد سے جلد ادائیگی ضروری ہے۔ لیکن کسی دوست نے بوجھ زیادہ اٹھایا ہے۔ تو اسے قسط وار ادا کرنے کی بھی اجازت ہے۔ فوجیوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حقیقی سپاہی وہی ہے جو اس تحریک میں ہر سال تک قربانی کرتا جائے۔ جس کا اب آٹھواں سال ہے۔ جن کے گزشتہ سالوں میں سے کوئی سال خالی رہا ہے۔ وہ ان میں بھی حصہ لے کر کامل سپاہی بنیں۔ اللہ توفیق بخشے۔ جو فوجی سندھ بہار بنگلہ میں ہیں ان کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان کے پورے پتے دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید میں ارسال کریں۔ تا انہیں حضور کے خطبات ارسال ہوں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اقوام عالم کی دینی راہنمائی

لامذہب کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں کسی مذہب کی اس لئے ضرورت نہیں۔ کہ ہماری عقل دینی و دنیوی معاملات میں ہماری راہنمائی کے لئے کافی ہے۔ حالانکہ یہ خیال قطعی طور پر بے بنیاد ہے۔ کیونکہ انسانی عقل نہایت کوتاہ ہے اور محض اس کی راہنمائی پر بھروسہ کرنا کامیابی کا حقیقی ذریعہ نہیں کہلا سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ انسان کے اندر خدا تعالےٰ نے عقل اور شعور کی ایک اعلےٰ قوت پیدا کر دی ہے مگر مجرد عقل انسانی راہنمائی کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ سوائے اُن امور کے جو قیاس یا روزمرہ کے مشاہدات سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ مثلاً سورج اور چاند کا طلوع و غروب ہونا یا دن اور رات کا آنا جانا باقی تمام امور میں صرف عقل ہماری راہنمائی نہیں کرتی۔ بلکہ زمانہ گذشتہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے عقل کو تاریخ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور حال یا موجودہ کے علم کے لئے اُسے حواس خمسہ کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً آج اگر کوئی شخص حضرت موسےٰ علیہ السلام یا کسی اور نبی کے زمانہ کے حالات معلوم کرنا چاہے تو اسے مجرد عقل سے کوئی علم حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ عقل تاریخ کی محتاج ہوگی۔ تب جا کر وہ صحیح علم حاصل کر سکے گی۔ اسی طرح حال کا علم بھی مجرد عقل سے بالکل ناممکن ہے۔ مثلاً ایک کتاب میز پر پڑی ہو۔ تو اس کا وجود۔ حجم وزن۔ جسامت اور رنگت وغیرہ معلوم کرنے کے لئے صرف عقل کافی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اسے حواس خمسہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اگر مجرد عقل انسانی راہنمائی کے لئے کافی ہوتی۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ بغیر حواس خمسہ یا تاریخ کی مدد کے محض عقل سے انسان گذشتہ اور موجودہ حالات کا علم حاصل کر سکتا۔ مگر جبکہ انسانی عقل محسوس اور مشہود اشیاء کے لئے اور ماضی اور حالات کے واقعات دریافت کرنے کے لئے ہی تاریخ اور حواس خمسہ کی محتاج ہے۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ آئندہ یا غیب یا ورا المحسوسات کی دریافت کے لئے اکیلی ہی نوع انسان کی راہنمائی کر سکے۔ انسان تو کسی بڑے شہر کے قابلِ دید مقامات۔ اس کے بازاروں منڈیوں اور پیچ در پیچ گلیوں تک کو بھی بغیر کسی راہنما کے نہیں دیکھ سکتا۔ پھر کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خدا جس کا تصور انسانی قیاس سے بلند تر ہے۔ اس تک بغیر کسی راہنمائی کے خود بخود ہی پہنچ جائے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح ماضی اور حال کے واقعات معلوم کرنے کے لئے عقل کو اپنے معاون کی ضرورت ہے۔ اسی طرح غیب اور مستقبل اور ورا المحسوسات اشیاء کی دریافت کے لئے عقل کو ایک معاون کی ضرورت ہے۔ اور یہی وہ معاون ہے۔ جسے مذہب کہا جاتا ہے اور جسے اللہ تعالےٰ کے انبیاء دنیا میں لاتے ہیں۔ جو لوگ محض عقل کے زور سے ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے دعویدار ہیں۔ وہ اس امر سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ عقل ایک ایسی چیز ہے۔ جو مختلف تجارب کے نتیجہ میں پیدا ہوتی۔ اور آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہے۔ چنانچہ بچے کی عقل۔ اور رنگ کی ہوتی ہے۔ جوان کی اور رنگ کی۔ اور بڑھے کی اور رنگ کی۔ پھر جو لوگ علم حاصل کر لیں۔ ان کی عقل زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اور جو علم سے محروم ہیں۔ ان کی عقل کا معیار ایسا اعلےٰ نہیں ہوتا۔ ان حالات میں آسانی کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ جو چیز اس قدر غیر یقینی ہو اور جو خود مرتبہ کمال حاصل کرنے کے لئے مختلف دوروں میں سے گزرے اس پر کس طرح کلی انحصار کیا جا سکتا ہے اور کس طرح اس پر بھروسہ کر کے مذہب سے بے اعتنائی کی جا سکتی ہے۔ درحقیقت انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جس میں عقل ہماری راہنمائی نہیں کر سکتی۔ بلکہ صحیح طور پر راہنمائی خدا ہی کر سکتا ہے اور وہی بتا سکتا ہے کہ اس کی صفات اپنے اندر کس طرح پیدا کی جا سکتی ہیں۔ یہ امر تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ جس کی نسبت ہم سب لوگ یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ منبع علم و حکمت ہے۔ وہ انسان کو ایک خاص غرض کے لئے پیدا کر کے چھوڑ دے گا۔ کہ اب وہ جو چاہے کرے۔ اور اس کی راہنمائی کے لئے اپنے علم میں سے اُسے کوئی علم نہیں دے گا۔

پھر علاوہ عقلی پہلو کے اللہ تعالےٰ کا فضل بھی اس نظریہ کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ کوئی امت اور کوئی قوم ہمیں ایسی نظر نہیں آتی جس میں اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کو مبعوث نہ کیا ہو۔ جو مذہب کے حامل ہوں۔ قرآن کریم اس مضمون کو ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یعنی کوئی قوم ایسا نہیں جس میں ہماری طرف سے کوئی نبی نہ آیا ہو۔ اور یہی بات صحیح اور خدا تعالےٰ کی شان کے شایان ہے۔ وہ خدا جس نے انسان کو ایسی طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ جو اسے ترقیات کے بلند مقامات تک لے جا سکتی ہیں۔ وہ ایسی قوتوں کے ساتھ اسے پیدا کر کے یونہی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اور نہ وہ خدا جس کی نظر میں تمام بنی نوع انسان یکساں ہیں۔ اور وہ سب سے محبت کرتا ہے۔ باقی سب اقوام کو چھوڑ کر کسی ایک قوم کو اپنے مذہب کے لئے مخصوص کر سکتا تھا۔ اسی وجہ سے ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ خدا تعالےٰ ہر ایک زمانہ میں الہام نازل کرتا رہا ہے۔ اور جو مقدس افراد اس الہام کے حامل رہے ہیں۔ وہ اس کے نبی اور رسول تھے۔

مذہب کی اہمیت بیان کرنے اور یہ ذکر کرنے کے بعد کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ انبیاء کے ذریعہ دنیا کو مذہبی احکام پہنچاتا رہا ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ کی کسی راہنمائی کی ضرورت تھی یا نہیں۔ اس کے لئے کسی گہرے غور کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی شخص سنجیدگی کے ساتھ سوچے۔ تو وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہنمائی کی ضرورت یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی ذات پر کامل یقین پیدا ہو۔ اور وہ اس کے عرفان کے ذریعہ اپنے نفس کی اصلاح کرنے پر قادر ہو جائیں۔ اور ایسی قوتیں حاصل کر لیں۔ جن کے ذریعہ وہ اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی خدا تعالےٰ کے قرب کے میدان میں بڑھ سکیں۔ اور اُس غرض کو پورا کر سکیں جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ جب الٰہی راہنمائی کے محرکات یہی امور ہوا کرتے ہیں۔ تو ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا موجودہ زمانہ میں یہ محرکات موجود نہیں؟ کیا لوگ فی الواقعہ خدا تعالےٰ کی ذات پر کامل یقین رکھتے ہیں؟ کیا اُن کے دلوں میں خدا تعالےٰ کی ویسی ہی محبت ہے جیسی ہونی چاہیئے؟ اور وہ اس کے احکام پر اسی طرح عمل کرتے ہیں۔ جس طرح خدا نے ان احکام پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے؟ اور کیا فی الواقعہ انہیں خدا کا قرب حاصل ہے؟ اگر اس نقطۂ نگاہ سے حالات عالم کا جائزہ لیا جائے۔ تو ہر شخص کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ آج دنیا میں یہ تمام باتیں مفقود ہیں۔ لوگوں کو خدا اور اس کے دین سے کوئی محبت نہیں۔ بلکہ بجائے خدا سے محبت کرنے کے انہیں روپیہ اور مال اور عزت سے محبت ہے اور بجائے بنی نوع انسان کی ہمدردی کرنے کے لوگ ایک دوسرے کے حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ لوگ خدا تعالےٰ کے قرب میں بڑھیں۔ وہ نفسانی خواہشات کو پورا کرنے میں منہمک رہتے ہیں۔ پس اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے بندوں کی راہنمائی کی جاتی۔ تاکہ وہ محسوس کرتے۔ کہ ان کا خدا زندہ ہے۔ اور وہ آج بھی اُن سے ویسی ہی محبت رکھتا ہے۔ جس طرح وہ پہلے اپنے بندوں سے محبت کیا کرتا تھا۔ سو خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ جس طرح اس نے نوح ؑ کی معرفت دنیا کی راہنمائی کی۔ جس طرح اس نے ابراہیم ؑ کی معرفت دنیا کی راہنمائی کی۔ جس طرح اس نے موسیٰ ؑ کی معرفت دنیا کو راہنمائی کی۔ جس طرح اس نے داؤد ؑ کی معرفت دنیا کی راہنمائی کی۔ جس طرح اس نے مسیح ؑ کی معرفت دنیا کی راہنمائی کی۔ جس طرح اس نے کرشن ؑ رام چندر ؑ بدھ ؑ۔ زرتشت ؑ۔ اور کنفیوشس ؑ کے ذریعہ دنیا کی راہنمائی کی۔ اور پھر جس طرح اس نے سب سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کی راہنمائی کی اسی طرح اس نے اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا کی راہنمائی کی۔ جن لوگوں نے آپ کی راہنمائی کو قبول کر لیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے اسی طرح وارث ہیں۔ جس طرح خدا تعالےٰ کے پہلے انبیاء کو ماننے والے اس کے فضلوں کے وارث ہوئے۔ مگر جو لوگ اس راہنمائی کے مخالف ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں کبھی عزت کے مستحق نہیں سمجھے جا سکتے۔ کیونکہ انہوں نے اس پیغام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جو خدا نے اتارا اور جس کے قبول کرنے میں انہی کا فائدہ تھا۔

ویدوں کے ملہمین کے متعلق آریہ سماجیوں کو چیلنج

اگرچہ ویدوں کے ملہمین کے بارے میں ویدک دھرمیوں میں بہت اختلاف ہے۔ مگر سوامی دیانند جی نے اس بارے میں جو جدت پیدا کی ہے۔ وہ نہ عقلاً اور نہ ہی نقلاً صحیح ہے آج ہم اختصار سے یہ مسئلہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی پنڈت رامچندر جی دہلی۔ پنڈت بھگوت دت جی لاہور اور پنڈت کالی چرن صاحب آگرہ و دیگر آریہ سماجی ودوانوں کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر فی الحقیقت سچائی کی خاطر اپنے سوامی جی کو اپنا رہبر مانا ہے۔ تو ان کے اس دعوے کو سچا ثابت کر کے دکھائیں۔

یاد رہے ویدوں کے نزول کے بارے میں سناتن دھرمیوں کا ایک گروہ تو یہ کہتا ہے کہ چاروں وید برہما جی کے چاروں مونہوں سے نکلے۔ یعنی برہما کے چار مونہہ ہیں ہر ایک میں سے ایک ایک وید نکلا۔ دوسرا گروہ سناتن دھرمیوں کا یہ کہتا ہے۔ کہ ویدوں کو ہمارے پرانے بزرگوں۔ بھرگو۔ گوتم۔ وشوامتر۔ وسشٹھ۔ وام دیو۔ اتری۔ انگرا۔ اور ان کی اولاد نے یوں بنایا۔ کہ سورج۔ چاند۔ آگ۔ پانی زمین و آسمان وغیرہ کی تعریف میں اپنا شاعرانہ کلام کہتے رہے۔ اور وہ ایک ہی جگہ سارے منتر جمع رہے۔ بعد میں ایک آدمی کرشن دوئپاین نامی پیدا ہوئے۔ جنہوں نے بہت سی اور کتابوں کو لکھنے کے علاوہ ایک کام یہ بھی کیا۔ کہ وید کے سب منتروں کو چار حصوں میں تقسیم کر کے انہیں رگوید یجروید۔ سام وید اور اتھروید بنا دیا یعنی ایک وید کے چار وید بنا دیئے۔ اسی کام کے باعث اس کا نام ہی "ویدویاس" یعنی ویدوں کو تقسیم کرنے والا ہو گیا۔ چنانچہ آج بھی سبھی ویدک دھرمی انہیں "ویدویاس" ہی کہتے ہیں ان کا اصلی نام کرشن دوئپاین کہہ کر انہیں کوئی نہیں پکارتا۔

اس کی تصدیق کہ ویدوں کو ان مذکورہ بالا رشیوں اور ان کی اولادوں نے لکھا۔ وید خود بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ انہی مذکورہ بالا بزرگوں اور ان کی اولادوں میں سے اکثر لوگ ایسے تھے جنہوں نے اپنے منتروں میں اپنا اپنا نام بھی دیا ہے۔ اور بعض نے تو اپنے باپ دادوں کے نام بھی دیئے ہیں۔ زمانہ حال کے مشہور ویدک ودی

مورخ پنڈت شکدیو بہاری مشر اور شیام بہاری مشر نے اپنی کتاب "بھارت ورش کا اتہاس" میں بڑی تفصیل سے یہ بات ثابت کی ہے۔ کہ موجودہ وید انہی لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ بھی دکھایا ہے۔ کہ فلاں آدمی نے فلاں فلاں منتر بنائے۔

پس ویدوں کے نزول یا بننے کے یہ دو طریق ایسے ہیں۔ کہ جن سے وید ایشوری گیان یعنی الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ پہلے گروہ کے نزدیک وید برہما کے بنائے ہوئے ثابت ہوتے ہیں۔ اور دوسرے گروہ کی تحقیق کے مطابق وید بیسیوں انسانوں کا کلام ثابت ہوتے ہیں سوامی دیانند جی نے اس بارے میں ایک تیسرا مذہب اپنی طرف سے ایجاد فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ چاروں وید مخلوق کی پیدائش کے شروع میں اگنی۔ وایو۔ انگرا اور سوریہ کو دیئے گئے۔ چنانچہ آپ نے شتپتھ برہمن کا ایک حوالہ دیتے ہوئے اپنی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے۔ کہ "اگنی۔ وایو سوریہ اور انگرا کو چاروں وید دیئے گئے"۔ ایسا ہی آپ نے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۰۵ پر لکھا ہے "(سوال) ویدوں کا اظہار کب اور کیسے کیا گیا (جواب) پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ ادتیہ اور انگرا رشیوں کے دل میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا"۔ (شتپتھ برہمن کانڈ ۱۱)

سوامی جی کے الفاظ واضح ہیں یعنی ان کا دعوے ہے کہ شتپتھ برہمن کے کانڈ ۱۱ میں لکھا ہے۔ کہ مخلوق کے شروع میں چاروں وید اگنی۔ وایو۔ سوریہ اور انگرا نامی رشیوں کے دل میں ایشور نے ظاہر کئے یعنی الہاماً ڈالے حالانکہ یہ بات قطعاً شتپتھ برہمن کے اس مقام سے ثابت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ذیل کی وجوہ سے ظاہر ہے۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ سوامی جی کے اس دعویٰ کی بنیاد محض ایک حوالے پر ہے جو شتپتھ برہمن کانڈ ۱۱ کا ہے۔ ہم یہاں وہ ساری عبارت نقل کرتے ہیں۔ جس کا ایک ٹکڑا سوامی جی نے ویدوں کو الہامی ثابت کرنے کے لئے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ ملاحظہ شتپتھ برہمن کانڈ ۱۱ صفحہ ۵۷۹ سطر ۶ تا ۱۰

"مخلوق کی پیدائش سے قبل پرجاپتی اکیلا ہی تھا۔ اس نے چاہا۔ کہ میں کچھ پیدا کروں۔ یہ بات سوچ کر اس نے کوشش کی۔ اور تپسیا کیا۔ اس کی اس تپسیا سے تین جہان پیدا ہو گئے جو کہ یہ ہیں۔ یہ زمین اوپر آسمان اور آسمان کے اوپر جنت۔ ان تینوں جہانوں کے پیدا ہونے کے بعد پرجاپتی نے اور مخلوق پیدا کرنے کی غرض سے ان تینوں جہانوں سے تپسیا کرائی۔ یعنی ان کو تپا ڈالا۔ تب ان تپے ہوئے تینوں جہانوں میں سے تینوں روشنیاں پیدا ہوئیں۔ اگنی (آگ) اور یہ جو چلتی ہے (ہوا) اور سوریہ (سورج) (زمین میں سے اگنی (آگ) آسمان میں سے وایو (ہوا) اور جنت میں سے سوریہ (سورج) اس کے بعد پرجاپتی نے ان تینوں روشنیوں کو تپایا۔ تب ان تپی ہوئی تینوں روشنیوں میں سے تین وید پیدا ہوئے۔ اگنی (آگ) میں سے رگوید وایو (ہوا) میں سے یجروید۔ اور سوریہ (سورج) میں سے سام وید پیدا ہوا۔ تب پرجاپتی نے ان تینوں ویدوں کو تپایا ان تپے ہوئے تینوں ویدوں میں سے تین سفیدیاں پیدا ہوئیں رگوید سے بھُو۔ یجروید سے بھوہ اور سام وید سے سوہ"

اس اصلی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ وید مخلوق کے شروع میں انگرا۔ وایو۔ سوریہ اور اگنی نامی انسانوں کے دل میں الہاماً نہیں ڈالے گئے۔ بلکہ یہاں تو صرف یہ بتایا ہے کہ "تین وید آگ ہوا اور سورج میں سے پیدا ہوئے تھے"۔ نہ یہاں مخلوق کے شروع کا ذکر اور نہ ہی یہاں ایشور کا الہام کرنا موجود اور نہ ہی انگرا کا نام موجود۔ اور نہ کسی اور انسان کا نام بلکہ یہاں تو اگنی وایو اور سوریہ یہ تین نام ہیں۔ جو نہ تو سیاق و سباق کے لحاظ سے اور نہ کسی اور دلیل سے کسی خاص انسان کا نام بن سکتے ہیں۔ بلکہ سیاق و سباق اور لغت کی رو سے یہ آگ ہوا اور سورج کے ہی نام ہیں۔ اور اس عبارت پر غور کرنے سے بھی صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہاں یہ تینوں لفظ آگ ہوا اور سورج کے معنوں میں آئے ہیں نہ کہ کسی خاص انسان کے نام کے طور پر۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ویدک لٹریچر یا کسی بھی تاریخ کی کتاب سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ کہ مخلوق کے شروع میں چار وید اگنی۔ وایو۔ سوریہ اور انگرا نامی چار انسانوں کے دل میں الہاماً ڈالے گئے تھے۔ بلکہ جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ یہ دعوے محض سوامی دیانند جی نے ہی کیا۔ اور اس دعوے کی تائید میں صرف یہی ایک دلیل دی۔ کہ شتپتھ برہمن کانڈ ۱۱ میں لکھا ہے کہ چاروں وید اگنی۔ وایو۔ سوریہ اور انگرا نامی انسانوں کو مخلوق کے شروع میں دیئے گئے۔ سو یہ حوالہ ہم نے پورے کا پورا اوپر نقل کر دیا ہے۔ اس سے قطعاً سوامی جی کے دعوے کی تصدیق نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی پورے طور سے تردید ہوتی ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ جس حوالے پر سوامی جی نے اپنے عظیم الشان دعوے کی بنیاد رکھی۔ اس میں انگرا کا تو کہیں لفظ ہی نہیں۔ اور باقی تینوں نام یعنی اگنی وایو اور سوریہ بھی یہاں کسی خاص یا عام انسان کے نام کے طور پر نہیں آئے۔ بلکہ یہ تینوں آگ سورج اور ہوا کے ذاتی نام ہیں۔ اور انہی کے لئے یہاں بھی استعمال ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی یاد رہے۔ کہ ان تینوں پر بھی ویدوں کا نازل ہونا یہاں سے قطعاً ثابت نہیں ہوتا۔ یعنی اس عبارت کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ایشور نے ان کو وید دیئے۔ یعنی یہ تینوں (اگنی۔ وایو۔ سوریہ) ویدوں کے منزل علیہ ہیں۔ اور ایشور نازل کرنے والا۔ بلکہ یہاں تو ایشور کا کہیں نام ہی نہیں۔ صرف اگنی وایو اور سوریہ کے نام ہیں۔ اور ان کو ہی ویدوں کے پیدا کرنے والے بتایا ہے جیسا کہ آگنے دھومو جایتے۔ یعنی آگ سے دھواں پیدا ہوتا ہے کے الفاظ میں اگنی کو دھوئیں کی علت اور اس کے پیدا کرنے والی بتایا ہے۔ ویسے ہی شتپتھ برہمن کے اس حوالے میں اگنی وایو اور سوریہ کو ویدوں کے پیدا کرنے والے اور ان کی علت بتایا ہے۔ نہ کہ "ایشور نے ان کے دل پر وید نازل کئے"۔ ایسی صورت میں اس عبارت کے یہ معنی کرنے جو سوامی جی نے کئے ہیں سنسکرت زبان اور خصوصاً سنسکرت کی گرامر سے ناواقفی یا پھر مغالطہ دہی ہے۔

پس اگر سوامی جی کا دعوے صحیح ہوتا تو

چاہیئے تھا۔ کہ اس عبارت میں ایشور ویدوں کی علت اور پیدا کرنے والا ثابت ہوتا اور اگنی، وایو، سوریہ یہ تینوں ویدوں کے منزل علیہ ہوتے۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی اور ہے۔ ایشور کا کہیں نام تک نہیں۔ اور اگنی، وایو، سوریہ یہ تینوں ہی ویدوں کی علت اور ان کے پیدا کرنے والے بتائے گئے ہیں۔

ممکن ہے۔ کوئی آریہ سماجی کہدے یہاں اگنی، وایو، وغیرہ سے اگر آگ، ہوا اور سورج ہی مراد لیں۔ تو یہ کلام عقل کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ ہوا اور آگ وغیرہ کا ویدوں کو پیدا کرنا عقلاً محال ہے۔ جواباً عرض ہے۔ کہ عقل اور مشاہدہ کے خلاف تو بیسیوں باتیں ویدک لٹریچر میں بھری پڑی ہیں۔ اگر یہ ایک اور ہوگئی۔ تو یہ کونسی بڑی بات ہے۔ شتپتھ برہمن کے چند اور ارشادات ملاحظہ ہوں۔

کانڈ ۱۰ صفحہ ۵۲۳ "پرجاپتی جب مخلوق کو پیدا کر رہا تھا۔ تو اس کو موت نے مارنا چاہا۔ اس نے اسی خوف سے تپسیا شروع کر دی۔ تپسیا کرتے وقت اس کے مساموں میں سے روشنیاں نکل کر اوپر کو چڑھ گئیں۔ یہ وہی روشنیاں ہیں۔ جن کو لوگ ستارے کہتے ہیں اور جتنے انسان کے مسام ہیں اتنی تعداد ہی ان ستاروں کی ہے۔" یعنی پرجاپتی کی اس تپسیا سے پہلے آسمان ستاروں سے خالی ہی تھا۔ آگے ملاحظہ ہو۔ کانڈ ۱ صفحہ ۴۶

اندر نے ورتر نامی جن کو مارا۔ اور اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دئیے۔ اس کے جسم کا جو حصہ سوم پی پی کر پلا ہوا تھا۔ اس کا اندر نے چاند بنا دیا۔ اور جو دوسرا حصہ تھا۔ اس سے مخلوق کو پیٹ لگا دئیے۔" ماحصل یہ کہ ورتر کی موت سے پہلے نہ ہی چاند تھا۔ اور نہ کسی جاندار کے بدن کے ساتھ پیٹ تھا۔ بلکہ پیٹ کے بغیر ہی سارے کے سارے حیوان اور انسان تھے۔ آگے ملاحظہ ہو کانڈ ۱ صفحہ ۴۵

اندر نے توشٹا کے بیٹے کو مارا۔ اس کے تین سر تھے۔ تین ہی منہ تھے۔ ایک سوم پینے کا دوسرا شراب پینے کا۔ تیسرا باقی عام چیزیں کھانے کا۔ اندر نے ان تینوں کو کاٹ ڈالا۔ جو سوم پینے والا منہ تھا۔ اس کا بٹیر بن گیا۔ جو شراب پینے کا تھا۔ اس کی گھریلو چڑیا بن گئی۔ جو باقی چیزیں کھانے کا تھا۔ اس سے تیتر بن گیا۔"

آگے ملاحظہ ہو کانڈ ۵ صفحہ ۳۰۸ "ایک دفعہ اندر نے بغیر ہلائے کے سوم رس پی لیا۔ جو اسکے اعضا میں سے باہر بہ نکلا۔ جو ناک کے راستے نکلا۔ اس کا شیر بن گیا جو دونوں کانوں کے راستے نکلا اسکا بھیڑیا بن گیا" یعنی شیر کی پیدائش اس سوم سے ہوئی جو اندر دیوتا کے ناک کے راستے باہر نکلا تھا اور بھیڑیئے کی پیدائش اس سوم سے ہوئی جو کہ اندر کے دونوں کانوں کے راستے باہر نکلا تھا۔ گویا اگر اندر دیوتا وہ سوم نہ پیتے تو آج نہ شیر اور نہ ہی بھیڑیا کہیں دکھائی دیتا۔ عقل و علم اور مشاہدہ کے خلاف ایسی باتیں اس کتاب میں درجنوں بھری پڑی ہیں۔ مگر ہم بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ کیا جس کتاب کی یہ حالت ہو اسنے اگر یہ کہدیا کہ سورج آگ اور ہوا سے وید پیدا ہوئے تو تعجب کی کیا بات ہے؟

(خاکسار ناصر الدین عبداللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

نشر و اشاعت

عرصہ زیر رپورٹ میں سواحلی زبان میں مندرجہ ذیل پمفلٹ شائع کئے گئے (۱) "دس شرائط بیعت" ڈیڑھ ہزار (۲) "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ دو ہزار۔ (۳) "اختلاف بائیبل" دو ہزار انگریزی میں (۴) "ہندوستان اور جنگ"۔ محترمی سید محمود اللہ شاہ صاحب کی تقریروں کے خلاصے ایک سو کی تعداد میں شائع کر کے گورنر۔ پراونشل کمشنروں اور چند ڈسٹرکٹ کمشنروں کے علاوہ انفارمیشن آفیسروں کو مشرقی افریقہ اور ہندوستان بذریعہ ڈاک روانہ کئے گئے۔ ان اشتہارات اور پمفلٹس کے علاوہ سلسلہ کا انگریزی و سواحلی و گجراتی لٹریچر مختلف کلبوں۔ لائبریریوں اور بک سٹالوں کے ذریعہ مختلف طبقہ کے لوگوں تک پہنچایا گیا۔

اخبارات میں مضامین

مشرقی افریقہ کے نہایت ہی مؤقر اخبارات ایسٹ افریقن سٹنڈرڈ میں "مسلمان اور جنگ" کے مستقل عنوان کے ماتحت مندرجہ ذیل امور کے متعلق مضامین لکھے گئے۔ (۱) عہد و پیمان کی پابندی کے متعلق اسلام کی تعلیم۔ (۲) مذہبی آزادی کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم۔ (۳) اسلامی جنگوں کا مقصد اعظم۔ (۴) انسانی جان کی قدر و قیمت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایات۔ یہ مضامین انگریزی اخبار کے بڑے سائز کے ڈیڑھ کالم تک بھی طویل ہو جاتے رہے ہے۔ اس طرح ہزارہا آدمیوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے واقف ہونیکا موقعہ ملا۔ سواحلی ہفتہ وار اخبار Baraza میں جس کی اشاعت دس ہزار سے زائد ہے۔ ان مضامین کا خلاصہ شائع ہوتا رہا۔ مقامی انفارمیشن آفیسر بھی ان مضامین سے فائدہ اٹھاتے رہے ان اخبارات کے ذریعہ ایک اور بھی فائدہ اٹھایا جاتا رہا۔ اور وہ اس طرح کہ خط و کتابت کے سلسلہ میں بعض امور کے متعلق اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ ڈاڑھی کے فوائد۔ حج کے متعلق بعض امور۔ اور بعض خطبات جمعہ کے خلاصے شائع ہوتے رہے۔

دیگر تحریری کام

ان خطوط و مضامین کے علاوہ مندرجہ ذیل مضامین بھی لکھے گئے (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آپ کی اولاد کے متعلق صفاتِ حسنہ کا ذکر۔ (۲) تفسیر کبیر کے متعلق کشف۔ (۳) الرد علی حیوٰۃ المسیح (عربی) (۴) عید الفطر کی حقیقت (۵) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لائف۔ آخری دونوں مضمونوں کا انگریزی ترجمہ برائے سنسر برادرم سید محمد سرور شاہ صاحب ایم۔ اے نے کیا۔

تقریریں

دو مضامین خاکسار نے نیروبی براڈ کاسٹنگ اسٹیشن سے براڈ کاسٹ کئے۔ دو تقریریں اس کے علاوہ گورو نانک جی کے جنم دن کے موقعہ پر نیروبی کے دو گوردواروں میں کیں۔ جن میں گورو صاحب کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ اس کے علاوہ چار اور تقریریں مختلف مواقع پر کیں۔ خطبہ عید الفطر کے علاوہ بارہ خطبات جمعہ پڑھے۔ نیز ممباسہ میں قیام کے دنوں میں عربوں کو دعوۃ دیکر ان میں احمدیت کے مسائل خصوصی کے متعلق تقریر کی گئی۔ چھ گھنٹے کے قریب ان سے سوال و جواب اور تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ علاوہ ازیں تین اور تبلیغی مجالس منعقد کر کے سلسلہ کے مسائل بیان کئے گئے۔

درس و تدریس

روزانہ بعد نماز مغرب ممباسہ کے قیام میں درس قرآن شریف دیتا رہا۔ پھر نیروبی آکر علاوہ ہفتہ وار درس کے جو مردوں اور عورتوں میں دیا جاتا رہا۔ روزانہ بعد نماز مغرب تفسیر کبیر سے درس دیتا رہا۔ بعد نماز صبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب "چشمہ صداقت" "بحر العرفان"۔ "احمدی و غیر احمدی میں فرق" کا درس جاری رہا۔

ہفتہ تلقین

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام احمدیہ مسجد نیروبی میں مسئلہ خلافت کی تعلیم و تلقین کے لئے ہفتہ خلافت منایا گیا جس میں خاکسار نے تین تقریریں کیں۔ اور باقی چار تقریریں سید محمد سرور شاہ صاحب۔ چوہدری نثار احمد صاحب۔ چوہدری محمد شریف صاحب و چوہدری نذیر احمد صاحب نے کیں۔

الفضل کا خطبہ نمبر

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۴ غیر احمدی معززین مشرقی افریقہ کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا گیا۔ اور جلد ہی انشاء اللہ مزید دو درجن معززین کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے کی کوشش میں ہوں زنجبار کے عربوں کے نام عربی لٹریچر اور رسالہ "البشریٰ" بھجوایا جاتا رہا۔

ملاقاتیں و تحریکات

عرصہ زیر رپورٹ میں ۶۰ سے زیادہ معززین سے ملاقاتیں کیں اور سلسلہ کے مختلف امور سر انجام دئے۔ بعض معززین کو سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ بعض سے مختلف مسائل پر گفتگو کی۔ جماعت کے بعض بقایا داروں کو انفرادی طور پر سمجھایا۔ بعض احباب و خواتین کو وصیت کی تحریک کی گئی۔ اور بفضلہ تعالےٰ چھ ۶ نئی وصیتیں کرائی گئیں۔ بعض احباب کو تحریک قرضہ پچاس ہزار میں حصہ لینے کیلئے توجہ دلائی گئی۔ -/۱۵۶۴ شلنگ کے وعدے اور -/۸۵۰ شلنگ وصول کر کے مرکز سلسلہ میں بھجوائے گئے۔

درخواست دعا

آخر میں تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں احمدیت کی اشاعت کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کر دے اور لوگوں کو قبول حق کی توفیق بخشے۔ اور مقامی جماعتوں کو صدق و اخلاص سے خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللھم آمین

(خاکسار مبارک احمد احمدی عفی عنہ از نیروبی)

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں.

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ فروری ۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۸ فروری ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہو۔ ہم ان کی خدمت میں ۹ فروری کو وی۔ پی ارسال کردینگے۔ امید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔

(خاکسار منیجر)

۱۳۶ - میاں محمد شریف صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۹۱ - ملک سردار خاں صاحب
۳۶۲ - بابو عبد الغفور صاحب
۶۲۰ - غلام محی الدین خانصاحب
۷۹۳ - مولوی عمر الدین صاحب
۸۷۰ - مولوی نیاز محمد خانصاحب
۹۲۷ - بابو عبید اللہ صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۶۷۱ - عبد الغفار صاحب
۱۷۰۹ - ماسٹر شیر عالم صاحب
۱۸۹۸ - میاں سراج الدین صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم الدین صاحب
۲۵۵۶ - محمد یوسف صاحب
۲۷۴۰ - چوہدری عطاء محمد صاحب
۳۳۲۱ - " غلام احمد صاحب
۳۲۴۷ - روشن الدین صاحب
۳۵۱۵ - محمد شفیع صاحب
۳۶۸۳ - چوہدری نعمت خانصاحب
۴۱۷۴ - محمد اقبال حسین صاحب
۴۴۲۳ - منشی کریم بخش صاحب
۴۵۵۳ - خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب
۴۸۸۵ - ڈاکٹر عبد الکریم صاحب
۵۳۱۵ - ملک محمد فقیر اللہ خانصاحب
۵۶۱۴ - عبد المجید خاں صاحب
۵۸۳۴ - ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب
۶۱۸۶ - ہیڈ محمد احمد خانصاحب
۶۲۲۰ - سید احمد حسین صاحب
۶۲۳۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۲۲۷ - کریم بخش صاحب

۶۵۱۱ - ایم غلام مصطفٰی صاحب
۶۷۲۶ - حبیب الرحمٰن صاحب
۶۷۶۷ - بابو احمد اللہ خانصاحب
۶۸۸۱ - ننھے خان صاحب
۶۹۳۴ - میر عبد الرحمٰن صاحب
۷۱۵۰ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۲۵۷ - ڈاکٹر احمد خانصاحب
۷۴۶۱ - بابو عبد الغنی صاحب
۷۷۸۷ - میاں عطاء اللہ صاحب
۷۸۴۰ - پیر عبد العلی صاحب
۷۹۲۰ - مخدوم محمد افضل صاحب
۷۹۴۴ - اہلیہ صاحبہ شیخ حامد علی صاحب
۸۱۳۰ - عبد العزیز صاحب
۸۰۴۹ - محمد ابراہیم صاحب
۸۰۸۶ - ڈاکٹر حاجی احمد خانصاحب
۸۲۴۴ - ملک فیروز الدین صاحب
[illegible] - حکیم میر سعادت علی صاحب
[illegible] - بابو عبد الرزاق صاحب
۸۳۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۵۶ - سردار امیر محمد صاحب
۸۶۴۷ - نادر بخش صاحب
۸۸۸۱ - چوہدری غلام محمد صاحب
۸۸۸۶ - فقیر محمد صاحب
۹۰۹۳ - ایم۔ اے جلیل فیضی صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۲۲۲ - غلام رسول صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۷۳ - ملک شیر محمد صاحب
۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب
۹۳۳۶ - چوہدری عبد الحی خانصاحب
۹۳۵۱ - بابو شکر الٰہی صاحب

۹۴۴۳ - ایم محمد صاحب حکیم
۹۴۶۰ - بشیر احمد صاحب
۹۵۰۰ - محمد حسین صاحب
۹۷۳۵ - شیخ فضل حق صاحب
۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ صاحب احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
۹۰۲۰ - محمد الدین صاحب
۹۸۵۶ - رشید محمد خانصاحب
۹۹۲۳ - مولوی سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۹۹۶۴ - آئی۔ اے حکیم صاحب
۱۰۰۰۵ - چوہدری شیر محمد صاحب
۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ خانصاحب
۱۰۰۴۲ - ملک صدیق احمد صاحب
۱۰۱۹۳ - ڈاکٹر اے۔ اے بشیری
۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۵۶۹ - مرزا عمر حیات صاحب
۱۰۸۰۳ - چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۱۵ - پروفیسر محمد صاحب
۱۰۸۲۳ - بشیر احمد صاحب
۱۰۸۷۵ - محمد شریف صاحب چغتائی
۱۰۹۴۰ - میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۳۷ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۳ - بی۔ اے چغتائی
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۱۸۷ - سید لال شاہ صاحب
۱۱۳۰۱ - محمد حسین صاحب
۱۱۳۹۸ - ایم۔ اے بیگم صاحبہ

۱۱۵۰۷ - محمد سرور دانی صاحب
۱۱۵۱۲ - سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۱۳ - ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۱۵۶۴ - ایم محمد عثمان صاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۶۴۱ - فوٹو سروس کمپنی
۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب میر
۱۱۷۰۳ - ملک احمد خان صاحب
۱۱۷۷۷ - مرزا رمضان صاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید صاحب
۱۱۸۵۷ - میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۲۱۰۲ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۱۶۲ - ملک رام صاحب
۱۲۱۸۱ - گلشن دواخانہ
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۰۴ - ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۵۱۰ - میاں محمد منیر خانصاحب
۱۲۵۵۰ - عبد الحق صاحب
۱۲۵۸۴ - حکیم شاہ نواز صاحب
۱۲۶۷۰ - حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۲۶ - شیخ عبد الحمید صاحب
۱۲۷۵۳ - حکیم محمد جمیل صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید صاحب
۱۲۸۰۷ - بابو شمس الدین صاحب
۱۴۰۲۲ - خواجہ حافظ طیب اللہ صاحب
۱۴۰۶۲ - عبد العزیز صاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۷۹ - محمود احمد صاحب
۱۴۲۱۴ - چوہدری محمد شریف صاحب
۱۴۲۳۲ - چوہدری احمد جان صاحب
۱۴۲۵۲ - ایم۔ احمد صاحب
۱۴۲۶۵ - مولوی غلام احمد شاہ صاحب
۱۴۲۸۵ - چوہدری رحمت خانصاحب
۱۴۳۰۶ - " نادر علی صاحب

۱۴۳۲۵ - فیض الحق صاحب
۱۴۵۰۳ - شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۲۳ - مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۸۱ - میاں بشیر احمد صاحب
۱۴۵۸۲ - " غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ - منشی برکت علی صاحب
۱۴۶۰۱ - حکیم عبد الصمد صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷ - عبد السلام صاحب
۱۴۶۳۵ - ڈاکٹر علم الدین صاحب
۱۴۶۵۶ - ماسٹر احمد خانصاحب
۱۴۶۹۸ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۰ - محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۱۰ - رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۳۴ - چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۴۷۳۶ - غلام محمد صاحب
۱۴۷۵۰ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب
۱۴۷۸۳ - غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۶ - حافظ نور الٰہی صاحب
۱۴۷۸۹ - حسین محمد صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۸۰۲ - حکیم محمد رشید صاحب
۱۴۸۵۳ - دی فرینڈ اینڈ کو
۱۴۸۶۰ - چوہدری عبد اللہ خانصاحب
۱۴۸۱۱ - سید نذیر حسین صاحب
۱۴۸۷۶ - عبد الحمید صاحب
۱۴۸۵۸ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۹۳۸ - بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۴۹۴۱ - ملک عزیز احمد صاحب
۱۴۹۸۴ - عبد الکریم صاحب
۱۴۹۸۸ - شیخ غلام علی صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب
۱۵۰۵۰ - ریحانہ صاحبہ بنت ظریف صاحب
۱۵۰۶۴ - ایچ۔ اے قریشی صاحب
۱۵۰۶۹ - چراغ دین صاحب
۱۵۰۹۷ - میاں ایوب شاہ صاحب

۱۵۱۰۲ - ملک میر احمد صاحب
۱۵۱۱۰ - ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۱۶ - منشی محی الدین صاحب
۱۵۱۲۷ - خواجہ عبد الحمید صاحب
۱۵۱۴۷ - فیض احمد صاحب
۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب قمر
۱۵۱۶۹ - خواجہ صدیق احمد صاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۷ - مرزا محمد شریف بیگ صاحب
۱۵۱۹۸ - چوہدری عبد المالک صاحب
۱۵۲۰۹ - خواجہ عبد العزیز صاحب
۱۵۲۱۳ - فضل حق صاحب
۱۵۲۱۸ - خواجہ عبد الرحمٰن صاحب
۱۵۲۲۹ - میاں لال الدین صاحب
۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۳۹ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبد الجلیل صاحب
۱۵۲۵۳ - مسٹر محمد منظور احمد خان صاحب
۱۵۲۷۰ - مرزا معظم بیگ صاحب
۱۵۲۷۹ - بشارت احمد صاحب
۱۵۲۸۲ - بابو محمد حنیف صاحب
۱۵۲۸۸ - فضل محمد صاحب
۱۵۲۹۷ - اہلیہ صاحبہ جناب احمد صاحب
۱۵۳۱۵ - شیخ مختار [illegible] صاحب
۱۵۳۲۲ - مراد بخش صاحب
۱۵۳۳۱ - س ص ح ع معرفت سید محمود احمد شاہ صاحب
۱۵۳۴۱ - محمد ابراہیم صاحب
۱۵۳۴۸ - مشتاق احمد صاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب
۱۵۳۸۱ - اسماعیل شریف صاحب
۱۵۳۹۸ - محمد شریف صاحب
۱۵۴۱۶ - منیر احمد صاحب
۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب
۱۵۴۲۸ - بابو عبد الرؤف صاحب
۱۵۴۳۳ - کرنل اوصاف علی خان صاحب
۱۵۴۵۰ - محمد عبد اللہ خانصاحب
۱۵۴۵۴ - شبیر علی محمد صاحب
۱۵۴۶۱ - لائبریرین احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن

۱۵۴۶۳ - حیدر علی صاحب
۱۵۴۹۹ - محمد سعید صاحب کلیم
۱۵۵۰۰ - بابو محمد لقیب صاحب
۱۵۵۲۷ - سیکرٹری صاحب تبلیغ کوٹ رحمت خان
۱۵۵۳۰ - خان محمد افضل خان صاحب
۱۵۵۴۰ - عطاء الرحمٰن صاحب
۱۵۵۴۹ - بشیر احمد صاحب
۱۵۵۵۱ - رستم علی صاحب
۱۵۵۶۷ - میاں محمد شریف صاحب
۱۵۵۶۸ - منشی محمد اسمٰعیل صاحب

۱۵۵۷۰ - مرزا محمد اعظم صاحب
۱۵۵۷۳ - چوہدری فضل احمد صاحب
۱۵۵۷۵ - " فضل الرحمٰن صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبد الرحمٰن صاحب
۱۵۵۹۰ - ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی
۱۵۵۹۶ - بابو محمد انشاء اللہ خان صاحب
۱۵۵۹۷ - چوہدری مقصود علی خان صاحب
۱۵۵۹۸ - ماسٹر محمد حسین صاحب
۱۵۶۰۸ - ایم نعیم اللہ صاحب
۱۵۶۱۵ - عبد السلام صاحب

۱۵۶۲۰ - ملک محمد خان صاحب
۱۵۶۲۵ - محمد شفیع صاحب
۱۵۶۳۷ - سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ نبگلہ گوجھڑ والہ
۱۵۶۳۹ - شیخ بشیر احمد صاحب اسسٹنٹ انجنیئر
۱۵۶۴۲ - صلاح الدین صاحب
۱۵۶۴۳ - مولوی عبد الکریم صاحب
۱۵۶۴۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۶۴۹ - پرنسپل صاحب
۱۵۶۵۰ - مولوی محمد نواز صاحب

(باقی دارد)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۲۶:۔ منکہ چوہدری عنایت اللہ خاں ولد چوہدری منصبدار خان قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۲۳-۱۹۲۲ء ساکن دہرگ میانہ ڈاکخانہ میرک پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ [۱۲/۴۱] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) زرعی اراضی موضع دہرگ ۱/۱۲ (۲) موضع ونیکے ۱/۱۲ میزان ۱۸ مالیتی ۷۲۵۰ روپے۔ و مکان و حویلی سکنی مالیتی ۲۷۵۰ روپیہ کل میزان ۱۰۰۰۰ روپے اس کے علاوہ ماہوار تنخواہ مبلغ دو صد روپیہ بصورت ملازمت ہے۔ نیز ذیلداری ۱۰۰ روپے سالانہ نمبرداری ۹۶ روپے سالانہ کی آمدنی ہے۔ جائیداد غیر منقولہ کا ۱۰۰۰ روپیہ حین حیات میں باقساط مبلغ ۵۰ روپے سالانہ آج کی تاریخ سے ادا کیا کرونگا۔ اور اس جائیداد کی آمدنی کے علاوہ جسقدر میری آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر مذکورۃ الصدر جائیداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اپنی زندگی میں جسقدر رقم بمد حصہ جائیداد داخل خزانہ کروں وہ کل حصہ جائیداد سے منہا کیا جائیگا۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے۔ کہ سند رہے۔ العبد:۔ عنایت اللہ خاں موصی مذکور بقلم خود۔ گواہ شد:۔ چوہدری غلام محمد امیر جماعت احمدیہ لوہلہ مہاراں

گواہ شد: محمد شریف باجوہ بی۔ اے واقف زندگی
گواہ شد: چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۶۰۲۸:۔ منکہ محمد ابراہیم ولد مہر دین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال۔ پیدائشی احمدی سکنہ قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ [۱۲/۴۱] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری غیر منقولہ جائیداد ایک مکان ہے جس کی قیمت کا اندازہ اس سے پیشتر برادرم مکرم جلال الدین صاحب مرحوم اور عزیزم محمد عبد اللہ صاحب قادیانی مرحوم کی وصیت میں درج ہو چکا ہے۔ مکان کے جسقدر حصہ کا میں مالک ہوں۔ اس کی قیمت کا اندازہ مبلغ چار سو چالیس روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ ماہوار آمد مبلغ پچیس روپے ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میری آمدنی میں اضافہ ہوا۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد ابراہیم قادیانی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔
گواہ شد:۔ محمد الدین کارکن مدرسہ احمدیہ
گواہ شد: محمد عبد اللہ جلد ساز بقلم خود

نمبر ۶۰۲۴:۔ منکہ عبد الرشید خان ولد خانصاحب محمد رشید خان قوم مہمند افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ...... پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ [۱۲/۴۱] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ میری ذاتی جائیداد کوئی نہیں میرا گذارہ میری تنخواہ ماہوار پر ہی ہے۔ جو قریباً چالیس روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور ماہوار اس کا دسواں حصہ تا زیست ادا کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
العبد:۔ عبد الرشید خاں محلہ دار الرحمت۔
گواہ شد: عبد الوہاب خان بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مرزا محمد حسین سیکرٹری وصایا دار الرحمت۔ گواہ شد:۔ محمد رشید خان بقلم خود والد موصی دار الرحمت

نمبر ۶۰۲۳:۔ منکہ عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری ظفر اللہ خاں قوم سیال عمر ۲۳ سال پیدائشی احمد ساکن جوڑا ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ [۱/۴۲] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس زیور قیمتی ۲۰۰ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے، میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میری اپنی وصیت کا کل روپیہ ۷۰ روپے بنتے ہیں۔ انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ نیز اگر اس کے علاوہ میری وفات ...

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

سنگاپور۔ ۱۸ جنوری۔ جاپانی فوجیں آبنائے ملاکا پر قابض ہوگئی ہیں۔ جس سے ساحل پر برطانوی فوجوں کے بازوؤں کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ ریاست جوہور میں جاپانی فوجیں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ آج بھی دشمن کے ہوائی جہازوں نے سنگاپور پر بم باری کی۔ کچھ بم سمندری اڈے پر گرے۔ جس سے تیل کے ایک ذخیرہ میں آگ لگ گئی۔ ہمارے جہازوں نے دریائے موار میں دشمن کی فوجوں اور سامان جنگ سے بھری ہوئی کشتیوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ ہوائی جہازوں نے ان پر بمباری بھی کی۔ بہت سی کشتیوں کے پرزے اڑ گئے۔ آبنائے ملاکا پر جاپانیوں کے قبضہ کے بعد جاپانی دستے جزائر شرق الہند میں پاؤں جما کر سنگاپور کو گھیرنے کی کوشش کریں گے۔ اس وقت بھی ملایا میں دشمن کی فوجوں کی تعداد ہماری فوجوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ سنگاپور پر ہوائی حملوں نے آج پہلی بار آتش افروز بم پھینکے۔

رنگون۔ ۱۸ جنوری۔ جنوبی برما کے تناسرم ڈویژن میں مانتھا روڈ پر دشمن سے لڑائی جاری ہے۔ آج رنگون پر کوئی ہوائی حملہ نہیں ہوا۔ ٹوکیو ریڈیو کئی بار اعلان کر چکا ہے کہ جاپانی ہوائی جہاز بمباری سے رنگون کو برباد کر دیں گے۔

ملبورن۔ ۱۹ جنوری۔ آسٹریلین ہوائی جہازوں نے جاپانی جزائر کیرولائن کے مرکزوں پر بم باری کی۔ ایک بحری ہوائی جہاز تباہ کر دیا گیا۔

واشنگٹن۔ ۱۹ جنوری۔ محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ فلپائن میں جنرل میکارتھر کی فوجوں پر جاپانیوں کا دباؤ کم ہوگیا ہے۔ دشمن کے حملوں کو پسپا کر دیا گیا ہے۔

کراچی۔ ۱۸ جنوری۔ ایک ساحلی جہاز "رحمانی" بمبئی سے بندری روانہ ہوا تھا۔ اسے اپنی منزل مقصود کے نزدیک حادثہ پیش آگیا۔ جس سے سب مسافروں کی جانیں تلف ہوگئیں۔ اور تمام مال بھی غرق ہوگیا۔

لدھیانہ۔ ۱۸ جنوری۔ آنریبل سر چھوٹو رام نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پنجاب گورنمنٹ بیوپاریوں کے سامنے بالکل نہیں جھکے گی۔ کیونکہ ان کے موجودہ مطالبات کے تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ بکری ٹیکس واپس لے لیا جائے۔

دہلی۔ ۱۸ جنوری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ خاکسار آرگنائزیشن کے بانی نے فوجی سرگرمیوں کو جنگ کے خاتمہ تک بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اسلئے انکی رہائی کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں مگر وہ مدراس پریذیڈنسی میں ہی رہائش رکھ سکیں گے۔ انجمن خاکساراں پر عائد شدہ پابندیوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا وہ بدستور خلاف قانون رہے گی۔

بمبئی۔ ۱۸ جنوری۔ جنرل سرویول نے چند روز کیلئے ملایا کے محاذ کا معائنہ کیا۔ آپ میدان جنگ میں بھی پہنچے۔ اور صورت حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

پشاور۔ ۱۸ جنوری۔ برف باری کی وجہ سے پشاور و کابل روڈ بالکل بند ہے۔ دس روز سے کوئی ڈاک لاری نہیں پہنچ سکی افغان گورنمنٹ کی طرف سے سڑک کی صفائی کا کام جاری ہے

وشی۔ ۱۸ جنوری۔ برلین میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مشترکہ دشمن کے خلاف جنگ کو کامیابی سے چلانے کے لئے جرمنی۔ اٹلی اور جاپان نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔

چنگکنگ ۱۸ جنوری۔ ایک چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چنگشا پر اب چینی فوجوں کا مکمل کنٹرول ہوگیا ہے۔ جن جاپانی فوجوں نے اس علاقہ پر حملہ کیا تھا ان میں سے ستر فیصدی کا مکمل صفایا کر دیا گیا ہے۔ اور ابھی شکست خوردہ جاپانی فوج کا تعاقب جاری ہے ایک ہزار جاپانی اور گھیرے میں آگئے ہیں۔

برلن۔ ۱۸ جنوری۔ ڈنزنگ کی نازی پارٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر گوئبلز نے کہا۔ کہ اس وقت حالات ہمارے لئے ایسے موزوں ہیں۔ کہ پہلے کبھی نہ تھے۔ اور ہم حالات حاضرہ سے پورے طور پر مطمئن ہیں۔ روس پر حملہ کا فیصلہ جس وقت کیا گیا تھا۔ اس کے اسباب عام جرمنوں کو بتانے کی ضرورت نہ تھی۔

روم۔ ۱۸ جنوری۔ جرمنی اور اٹلی کے امیر البحروں کی باہم ملاقات ہوئی۔ جسے بہت اہمیت دی جارہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس میں دونوں ملکوں کے آپس میں گہرے تعاون پر غور کیا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ محوری طاقتوں کی یہ بحری سکیم عام جنگی سکیم کا ایک حصہ ہے۔ جس کا جاپان کی بحری لڑائیوں سے گہرا تعلق ہے۔

لنڈن۔ ۱۸ جنوری۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سر سٹیفورڈ کرپس ماسکو سے انگلستان واپس آنے سے قبل اپنی ذاتی حیثیت سے ہندوستان آئیں گے۔

دہلی۔ ۱۸ جنوری۔ مسٹر ڈف کوپر لیڈی کوپر کے ہمراہ آج کلکتہ سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اور وائسریگل لاج میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

لنڈن۔ ۱۸ جنوری۔ سنگاپور سے سرکاری طور پر آمدہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ جاپانی فوجیں ملایا میں گیماس کے بعد جہاں اب لڑائی ہو رہی ہے۔ غالباً ریاست جوہور کے دار السلطنت کورنگ پر حملہ کریں گی۔ یہ مقام سنگاپور سے ۴۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔

لنڈن۔ ۱۸ جنوری۔ روسی فوج موجائسک کے گرد گھیرا ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس محاذ پر جرمنوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

برلن۔ ۱۸ جنوری۔ جرمنی کے سرکاری حلقوں میں اس امر پر اظہار اطمینان کیا جارہا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں مشرق بعید کی دولتمند حکومتوں کے لئے دن بدن خطرات کا باعث بن رہی ہیں۔

طہران۔ ۱۸ جنوری۔ ایرانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر مالیات نے کہا کہ جنگ کی وجہ سے ضروریات زندگی میں جو گرانی آگئی ہے۔ حکومت اسے بہت حد تک دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ تین چار سال قبل کا معیار زندگی پھر قائم کیا جاسکے۔

قاہرہ۔ ۱۸ جنوری۔ برطانیہ کے فوجی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اب اغیلا کے مشرقی علاقہ کے سوا جہاں دشمن کی فوجیں موجود ہیں۔ باقی سارے مصر اور سرینیکا کو تمام محوری فوجوں سے صاف کر دیا گیا ہے۔

برلن۔ ۱۸ جنوری۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سباسٹاپول پر روسی فوجوں کے حملوں کو ناکام کر دیا گیا ہے۔ دشمن کو ان حملوں میں جان و مال کا بھاری نقصان ہوا۔ دوسرے محاذوں پر جرمن فوجوں نے جوابی حملے جاری رکھے۔

واشنگٹن۔ ۱۸ جنوری۔ امریکہ کا ایک بہت بڑا مسافر ہوائی جہاز پہاڑیوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا۔ مشہور فلم سٹار کیرول لومبارڈ اور بیس دیگر مسافر جو اس میں تھے۔ سب کے سب ہلاک ہوگئے۔ جہاز اور مسافروں کے پرزے اڑ گئے۔ جو سینکڑوں گز کے فاصلہ پر جا کر گرے۔ لاشیں دو روز کی جد و جہد کے بعد نکل سکیں

لنڈن۔ ۱۸ جنوری۔ سوویٹ گورنمنٹ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ماسکو کے محاذ پر روسی فوجوں نے دو مزید شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر جرمن مزید فوجیں لائے۔ مگر ناکام رہے۔ کریمیا کے بہت سے حصہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا ہے یہاں فنیوں کے پچاس ہزار آدمی کام آگئے

واشنگٹن ۱۸ جنوری۔ امریکن کارخانہ داروں کی ایسوسی ایشن کے صدر نے مسٹر روز ویلٹ کو ایک پیغام میں یقین دلایا ہے۔ کہ ملک کے تمام صنعتی ادارے ان کے ساتھ ہیں۔ ہم ڈوبنے والے ایک جنگی جہاز کی جگہ دو نئے جہاز بنائیں گے۔ دشمن کے ایک بم کے بدلہ ہم اپنی فوجوں کیلئے بارہ بم مہیا کریں گے۔ ہمارے جو ہوائی جہاز تباہ ہوتے ہیں۔ ہم ان کی جگہ اتنے جہاز تیار کریں گے۔ کہ دشمن کے ملک پر حملہ کرتے جائیں۔ توانکی کثرت آسمان کو تاریک کر دیگی۔ امریکن کارخانے اسوقت اپنے آپکو اگلے مورچوں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔